# کیا قیامت کے دن ہر قبر سے 70 مُردے نکلیں گے اور پرانی قبر میں تدفین کرنا کیسا؟



ریفرنس نمبر:sar7149 تاریخ:23-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض قبرستانوں میں ایسا ہوتا ہے کہ کسی میت کو قبر میں دفن کرنے کے کچھ عرصہ بعد گورکن اس قبر کو کھول کر اس میں کوئی نیا مُردہ دفن کر دیتے ہیں اور اسی طرح اس قبر میں مزید مُردوں کی تدفین کا سلسلہ چلتا رہتا ہے اور منع کرنے پر یہ کہتے ہیں کہ بروزِ قیامت ایک قبر سے 70 مردے نکلیں گے، اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں کہ ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب**

کسی مسلمان کو دفن کر دینے کے بعد بلا اجازتِ شرعی اس کی قبر کو کھولنا اور اس میں کسی دوسرے مردے کو دفن کر دینا شدید ناجائز و حرام ہے کہ جب کسی میت کو دفن کر دیا جائے، تو اب وہ رازِ الٰہی ہے کہ خدا نے اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے، جزا کا یا سزا؟ اور اس کی قبر کو کھولنا، گویا اللہ کے راز کو کھولنے کے مترادف ہے اور اس میں میت کی شدید توہین بھی ہے، بلکہ حدیث پاک میں قبر پر بیٹھنے اور اس پر پاؤں رکھنے سے بھی منع فرمایا گیا کہ اس میں میت کو ایذا پہنچانا ہے اور قبر کو کھودنا تو اس سے کہیں زیادہ شدید اور سخت ہے اور قبر اگرچہ بہت پرانی ہو اور میت بالکل خاک ہو گئی ہو، تب بھی اس کی حرمت (عزت و تکریم) باقی رہتی ہے۔

اور بروزِ قیامت ایک قبر سے ستر مردے نکلنے والی بات عوام میں تو مشہور ہے مگر ایسی کوئی روایت کسی مستند کتاب میں نظر سے نہیں گزری اور اگر بالفرض ایسی کوئی روایت ہو، تو بھی اس سے کسی قبر کو کھولنا اور اس میں کسی اور میت کو دفن کرنے کا جواز ثابت نہیں ہو گا بلکہ یہ آئندہ پیش آنے والے واقعات کی خبر ہو گی، جیسے احادیث میں قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گانے باجے کی کثرت ہو گی، مگر اس سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہو سکتا کہ معاذ اللہ گانے باجے کی اجازت ہے۔

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کے متعلق مسند امام احمد بن حنبل میں ہے "عن عمارۃ بن حزم، قال رآنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا علی قبر فقال انزل من القبر لا تؤذی صاحب القبر" ترجمہ: حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: قبر سے اتر جاؤ اور قبر والے کو اذیت نہ دو۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند عمارۃ بن حزم، جلد 39، صفحہ 475، مطبوعہ بیروت)

قبر کو کھولنے کے حرام ہونے کے بارے میں بدائع الصنائع میں ہے ”النبش حرام حقالله تعالی “ترجمہ: قبر کھولنا اللہ تعالی کے حق کی وجہ سے حرام ہے۔

(بدائع الصنائع، باب صلاۃ الجنازۃ، فصل فی بیان ماتصح بہ، جلد2، صفحہ55، مطبوعہ کوئٹہ)

تدفین کے بعد قبر کھولنے کے بارے میں حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے ”ولایباح نبشه بعدالدفن اصلا“ ترجمہ: دفن کے بعد قبر کھولنا بالکل جائز نہیں ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب احکام الجنائز، جلد1، صفحہ615، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے ”نبش (قبر کھولنا) حرام، حرام، سخت حرام اور میت کی اشد توہین وہتک سِرّ رب العلمین ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ405، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

قبر کھود کر اس میں دوسری میت دفن کرنے کے بارے میں فتاوی تاتارخانیہ میں ہے ”واذاصارالمیت ترابافی القبریکرہ دفن غیرہ فی قبرہ؛لان الحرمۃ باقیۃ“ ترجمہ: اور اگر میت بالکل خاک ہو جائے، تب بھی اس کی قبر میں کسی دوسرے کو دفن کرنا مکروہ ہے، کیونکہ (میت کی) حرمت اب بھی باقی ہے۔

(فتاوی تاتارخانیہ، کتاب الجنائز، باب القبروالدفن، جلد3، صفحہ75، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ جس قبرستان میں کثرت سے تدفین ہونے کے باعث اس قدر قبریں ہوں کہ جو جگہ کھودیں، وہاں سے ہڈیاں نکلیں، تو کیا اس صورت میں وہاں کسی کو دفن کرنا، جائز ہے؟ (ملخصًا) تو جواباً ارشاد فرمایا: ”اس قبرستان میں دفن کرنا محض ناجائز و حرام ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ386، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ارشاد فرماتے ہیں: ”میت اگرچہ خاک ہو گیا ہو، بلاضرورتِ شدید اس کی قبر کھود کر دوسرے کا دفن کرنا جائز نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ390، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

07جمادی الاولیٰ 1442ھ/23دسمبر 2020

المفتی دارالافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifta ahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے